بیت الحرام کا خوبصورت نظارہ

WAQFE NAU BOYS' ANNUAL TRIP TO JAMIA AHMADIYYA, CANADA

REGISTER ONLINE AT
WWW.WAQFENAU.US

APRIL 3 — 5, 2015
(FRI — SUN)

Experience a full day at the Jamia along with sports competitions and sightseeing

APPLY FOR ADMISSION TO JAMIA AHMADIYYA, CANADA

Jamia Ahmadiyya Canada is seeking US applicants for admission into the 7-year Shahid degree program beginning in fall, 2015. The applicants for admission must fulfill the following prerequisites:

- The applicant must be between 17 and 20 years of age.
- The applicant must have finished high school.
- The applicant must apply for Waqfe Zindagi (life dedication) also.
- The applicant must be able to recite the Holy Quran correctly.

For detailed information, please contact info@jamiaahmadiyya.ca or call (706)-860-1629.

Hafiz Samiullah Chaudhary
National Secretary Waqfe Nau, USA

دسمبر 2014

جماعت احمدیہ امریکہ کا علمی، تعلیمی، تربیّتی اور ادبی مجلّہ

فہرست

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِىْ وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(المائدہ:8)

اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کے عہد کو جسے اس نے تمہارے ساتھ مضبوطی سے باندھا جب تم نے کہا کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور اللہ سے ڈرو۔ اللہ یقیناً سینوں کی باتیں خوب جانتا ہے۔

{700 احکامِ خُداوندی صفحہ 79}

نگران: ڈاکٹر احسان اللہ ظفر
امیر جماعت احمدیہ، یو۔ایس۔اے

ادارتی مشیر: محمد ظفر اللہ ہنجرا

معاون مدیر: حسنیٰ مقبول احمد

لکھنے کا پتہ: publications@ahmadiyya.us
OR
Editor Ahmadiyya Gazette
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

قرآن کریم

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ تَرٰٮهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِى التَّوۡرٰٮةِ ۛۚ وَمَثَلُهُمۡ فِى الۡاِنۡجِيۡلِ ۛۚ كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰى عَلٰى سُوۡقِهٖ يُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَـغِيۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّاَجۡرًا عَظِيۡمًا ۝ (الفتح آیت 30)

محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کفار کے مقابل پر بہت سخت ہیں (اور) آپس میں بے انتہا رحم کرنے والے۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھے گا۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور رضا چاہتے ہیں۔ سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر ان کی نشانی ہے۔ یہ اُن کی مثال ہے جو تورات میں ہے۔ اور انجیل میں ان کی مثال ایک کھیتی کی طرح ہے جو اپنی کونپل نکالے پھر اُسے مضبوط کرے پھر وہ موٹی ہو جاوے اور اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہو جائے، کاشتکاروں کو خوش کر دے تا کہ ان کی وجہ سے کفار کو غیظ دلائے۔ اللہ نے ان میں سے اُن سے، جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے، مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہوا ہے۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

موسیٰ علیہ السلام نے اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ کہہ کر اُن اصحاب کی خبر دی جو ہمارے برگزیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محمد نام کے مظہر تھے اور خدائے قہار کے جلال کو ظاہر کرنے والے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام نے ایک دوسرے گروہ اور ان کے امام مسیح موعود کی خبر دی جو رحم کرنے والے اور پردہ پوشی کرنے والے احمد نام کے مظہر اور خدائے رحیم وغفار کے جمال کا سرچشمہ ہیں ان الفاظ میں کہ وہ گروہ اُس پودہ کی مانند ہے جس نے خوبصورت کونپلیں نکالی ہوں اور جو کسانوں کو تعجب میں ڈال رہا ہو اور موسیٰ علیہ السلام ہر دو نے ان صفات کی خبر دی جو انکی ذاتی صفات سے مناسبت رکھتی تھیں اور ہر ایک نے ایک ایسی جماعت کی خبر دی جو ان کے پسندیدہ اخلاق کے مشابہ اخلاق رکھتی تھی۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ کہہ کر ان اصحاب کی طرف اشارہ کیا جنہوں نے ہمارے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو پایا اور انہوں نے میدانِ جنگ میں کافروں کا نہایت سختی سے مقابلہ کیا اور شمشیر بُرّاں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے جلال کو ظاہر کیا اور وہ محمد رسول اللہ کے نام کے ظلّ ہو گئے جو اللہ تعالیٰ کے اسم قہار کے مظہر ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کا اور آسمان و زمین کے برگزیدہ لوگوں کا سلام پہنچے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام نے كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـئَهٗ کہہ کر بعد میں آنے والے ایک گروہ اور ان کے امام مسیح موعود کی طرف اشارہ کیا بلکہ آپ نے صراحت سے اس کے نام احمد کا بھی ذکر کر دیا اور اس کے ساتھ اس مثال کی طرف بھی اشارہ کیا جو قرآن مجید میں مذکور ہے کہ مسیح موعود نرم سبزہ کی طرح ظاہر ہوگا نہ کہ کسی سخت چیز کی مانند۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 210، اعجاز المسیح صفحہ 122-123)

احادیث حضرت خاتم النبیین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّارَدَّاللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ۔

(ابو داؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔ (یعنی آنحضرت ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو جو اس درود کا ایسا اجر اور ثواب ملے گا جیسے خود حضورؐ سلام و درود کا جواب مرحمت فرما رہے ہوں۔)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ الَّیْلِ حَتّٰی تَتَفَطَّرَ قَدَمَاہُ فَقُلْتُ لَہٗ: لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَاتَاَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح، مسلم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رات کو اُٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپؐ سے عرض کی اے اللہ کے رسولؐ! آپ کیوں اتنی تکلیف اُٹھاتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرما دیئے ہیں یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ کیا میں یہ دعا نہ چاہوں کہ اپنے ربّ کے فضل و احسان پر اس کا شکر گزار بندہ بنوں۔

عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمِنْ اَھْلِ الصُّفَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ قَالَ: کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ بِوَضُوْئِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَقَالَ: سَلْنِیْ فَقُلْتُ: اَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ: اَوَغَیْرَذٰلِکَ؟ قُلْتُ ھُوَ ذَاکَ قَالَ: فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ۔

(مسلم باب فضل السجود و الحث علیہ)

حضرت ربیعہؓ جو آنحضرت ﷺ کے خادم اور اہل الصفہ میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ رات کو میں آنحضرت ﷺ کی خدمت کیلئے آپؐ کے گھر سویا کرتا تھا۔ رات کو اُٹھ کر آپؐ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج کرتا۔ ایک دن آپؐ نے فرمایا۔ مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ میں نے کہا میں اس دعا کیلئے آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ جنت میں بھی آپؐ کا ساتھ میسر ہو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اس کے علاوہ بھی کچھ چاہیئے؟ میں نے کہا بس یہی کافی ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا میں دعا کروں گا۔ لیکن کثرت سجود و صلوٰۃ سے تم بھی اس بارہ میں میری مدد کرو۔

منظوم کلام امام الزمان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اَلْقَصِیْدَۃُ الْاُوْلٰی فِیْ نَعْتِ رَسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یَـــاقَــلْبِــیَ اذْکُــرْ اَحْــمَــدَا　　عَیْــنَ الْھُــدٰی مُــفْــنِــی الْعِدَا

اے میرے دل! احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر جو ہدایت کا سرچشمہ اور دشمنوں کو فنا کرنے والا۔

نُــــوْرٌ مِّـــــنَ اللّٰہِ الَّـــذِیْ　　اَحْیَـــی الْـعُـلُـوْمَ تَـجَـدُّدَا

وہؐ اللہ کا نور ہے جس نے علوم کو نئے سرے سے زندہ کر دیا۔

اَلْـمُـصْـطَـفٰـی وَالْـمُجْتَبٰـی　　وَالْـمُـقْتَـدَا وَالْـمُـجْتَـدَا

وہ برگزیدہ ہے چُنا ہوا ہے، اس کی پیروی کی جاتی ہے، اس سے فیض طلب کیا جاتا ہے۔

جُـمِـعَـتْ مَـرَابِیْـعُ الْھُـدٰی　　فِـــیْ وَبْـلِــــہٖ حِیْـنَ الـنَّـدَا

ہدایت کی بارشیں سخاوت کے وقت اس کی موسلا دھار بارش میں جمع کر دی گئیں۔

نَسِــیَ الــزَّمَـــانُ رِھَـــامَـــہٗ　　مِــنْ جَـوْدِھٰـذَا الْـمُـقْتَـدَا

زمانہ اپنی مسلسل تھوڑی بارش کو بھول گیا ہے اس مقتدا کی موسلا دھار بارش کے مقابلہ میں۔

اَلْیَـوْمَ یَسْـعَـی الـنِّـکْـسُ أَنْ　　یُّـــطْـفِــیْ ھُـدَاہُ وَیُـخْـمِـدَا

آج کمینہ کوشش کرتا ہے کہ اس کی ہدایت کو بجھا دے اور ٹھنڈا کر دے۔

وَاللّٰہُ یُبْـــــدِیْ نُــــــوْرَہٗ　　یَــوْمًـــا وَّاِنْ طَـــالَ الْـمَـدٰی

اور اللہ اس کے نور کو ظاہر کر دے گا کسی نہ کسی دن خواہ مدت لمبی ہو جائے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’۔۔۔آنحضرت ﷺ زندہ نبی ہیں اور آپ کی زندگی ایسی ثابت ہے کہ کسی اور نبی کی ثابت نہیں۔ اور اس لئے ہم زور اور دعویٰ سے یہ بات پیش کرتے ہیں کہ اگر کوئی نبی زندہ ہے تو وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اکثر اکابر نے حیات النّبی پر کتابیں لکھی ہیں۔ اور ہمارے پاس آنحضرت ﷺ کی زندگی کے ایسے زبردست ثبوت موجود ہیں کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بات ہے کہ زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کے لئے جاری ہوں اور یہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک کبھی بھی مسلمانوں کو ضائع نہیں کیا۔ ہر صدی کے سر پر اس نے کوئی آدمی بھیج دیا جو زمانہ کے مناسب حال اصلاح کرتا رہا یہاں تک کہ اس صدی پر اس نے مجھے بھیجا ہے تا کہ میں حیات النّبی کا ثبوت دوں۔ یہ امر قرآن شریف سے بھی ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کے دین کی حفاظت کرتا رہا ہے اور کرے گا جیسا کہ فرمایا ہے **اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ** (الحجر:10) یعنی بیشک ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ **اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ** کا لفظ صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ صدی کے سر پر ایسے آدمی آتے رہیں گے جو گمشدہ متاع کو لائیں اور لوگوں کو یاد دلائیں۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب پہلی صدی گزر جاتی ہے تو پہلی نسل بھی اُٹھ جاتی ہے اور اس نسل میں جو عالم، حافظ قرآن، اولیاء اللہ اور ابدال ہوتے ہیں وہ فوت ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر ضرورت ہوتی ہے کہ احیاء ملت کیلئے کوئی شخص پیدا ہو کیونکہ اگر دوسری صدی میں نیا بندوبست اسلام کے تازہ رکھنے کیلئے نہ کرے تو یہ مذہب مر جاوے۔ اس لئے وہ ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مامور کرتا ہے جو اسلام کو مرنے سے بچالیتا ہے اور اس کو نئی زندگی عطا کرتا ہے اور دنیا کو ان غلطیوں بدعات اور غفلتوں اور سستیوں سے بچالیتا ہے جو اُن میں پیدا ہوتی ہے۔

یہ خصوصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے اور یہ آپ کی حیات کی ایسی زبردست دلیل ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس طرح پر آ کے برکات و فیوض کا سلسلہ لاانتہا اور غیر منقطع ہے اور ہر زمانہ میں گویا اُمت آپ کا ہی فیض پاتی ہے اور آپ ہی سے تعلیم حاصل کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبّ بنتی ہے جیسا کہ فرمایا ہے۔ **اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ**۔ پس خدا تعالیٰ کا پیار ظاہر ہے کہ اس امت کو کسی صدی میں خالی نہیں چھوڑتا۔ اور یہی ایک امر ہے جو آنحضرت ﷺ کی حیات کی پُر روشن دلیل ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا تھا **قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ** یعنی کہو اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم کو دوست رکھے گا۔ اب اس حب اللہ کی بجائے اور اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے حب الدنیا کو مقدم کیا گیا ہے۔ کیا یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیادار تھے؟ کیا وہ سُود لیا کرتے تھے؟ یا فرائض اور احکام الٰہی کی بجا آوری میں غفلت کیا کرتے تھے؟ کیا آپ میں (معاذ اللہ) نفاق تھا؟ مداہنہ تھا؟ دنیا کو دین پر مقدم کرتے تھے؟ غور کرو۔ اتباع تو یہ ہے کہ آپؐ کے نقشِ قدم پر چلو اور پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کیسے کیسے فضل کرتا ہے۔ صحابہ نے وہ چلن اختیار کیا تھا۔ پھر دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچایا۔ اُنہوں نے دنیا پر لات ماردی تھی اور بالکل حبِ دنیا سے الگ ہوگئے تھے۔ اپنی خواہشوں پر ایک موت وارد کرلی تھی۔۔۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 468-470, 477)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ آئر لینڈ کی روداد، بیت مریم کے افتتاح اور ریسپشن کے احوال اور غیروں پر اثرات

خلیفۃ المسیح نے ہمیں دین حق، قرآن اور امن و محبت کی تعلیمات سے عمدگی سے آگاہ کیا۔ تاثرات

اللہ تعالیٰ کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگا دیں اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کریں اور نیک نمونے دکھائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 اکتوبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ دین حق کی تعلیم کے دو حصے ہیں اول حقوق اللہ اور دوم حقوق العباد۔ حق اللہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو واجب الاطاعت سمجھیں اور اس کی سچی اطاعت میں اپنے وجود کو لگا دیں اور حقوق العباد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کریں اور مخلوق کی خدمت میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کریں اور اس سے احسان کا معاملہ کریں۔ فرمایا کہ احسن رنگ میں اگر یہ تعلیم پیش کی جائے اور عملی نمونے سے اس کے اظہار کی کوشش بھی کی جائے تو ایک غیر معمولی اثر لوگوں پر پڑتا ہے۔ گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ آئر لینڈ کی پہلی باقاعدہ بیت الذکر کا افتتاح تھا اور اسی دن شام کو غیروں کے ساتھ ریسپشن کا ایک فنکشن بھی تھا جو کہ لائیو نشر کیا گیا تھا۔ اس ریسپشن میں میرا خطاب بھی تھا جس میں میں نے دین حق کی خوبصورت تعلیم کے حوالے سے کچھ باتیں بیان کی تھیں۔ اس کے علاوہ پریس انٹرویوز اور گالوے کے سیاستدانوں اور پڑھے لکھے طبقے کے ساتھ بھی دین حق کی تعلیم کے حوالے سے باتیں ہوئیں۔ حضور انور نے بیت مریم گالوے کے افتتاح اور ریسپشن میں مہمانوں سے اپنے خطاب اور ان کے ساتھ ملاقات کے بعد مہمانوں کے جماعت کے بارے میں نیک خیالات اور عمدہ تاثرات بھی بیان فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ریسپشن میں سپیکر، بعض پارلیمنٹیریز، سینیٹرز، سٹی کونسل کے ممبرز، بشپ، کونسلرز، استاد، ڈاکٹرز، انجینئرز، وکلاء اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے 100 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ ریسپشن میں میرے خطاب، مہمانوں سے ملاقاتوں اور میڈیا کو دیئے گئے انٹرویوز سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا تعارف اور دین حق کی حقیقی تعلیم پھیلانے کی توفیق ملی۔ مہمانوں نے اپنے تاثرات میں بیان کیا کہ وہ خلیفۃ المسیح کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے، مختلف اکائی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو ایک جگہ جمع ہوتے دیکھنا نہایت خوشی کی بات ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ آئر لینڈ اور بالخصوص گالوے شہر احمدیت کو خوش آمدید کہتا ہے، آج کل لوگ دین سے بہت خوفزدہ ہیں مگر اس تقریب نے ہم سب کو مذہبی برداشت کا درس دیا ہے۔ خلیفہ نے ہمیں دین حق، قرآن اور امن و محبت کی تعلیمات سے آگاہ کیا، خلیفہ کا خطاب حکمت سے پُر اور دل کو چھو لینے والا تھا۔ اللہ کرے کہ آپ کا پیغام ساری دنیا میں گونجے اور آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے حقیقی سفیر بنیں، جماعت احمدیہ کا ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" بہت اچھا لگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت احمدیہ اس پر عمل بھی کرتی ہے جس کی وہ دعوت دیتے ہیں۔ دنیا کو آجکل اس پیغام کی سخت ضرورت ہے۔ دنیا کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ دین حق میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو صرف اور صرف محبت کا پیغام پھیلاتی ہے۔ جماعت احمدیہ شدت پسندی پر یقین نہیں رکھتی اور جماعت احمدیہ نے ہمیشہ یہ ثابت کیا ہے کہ یہ جماعت اپنے اعلیٰ مقاصد کے مطابق ہی کام کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کا دنیا میں بین المذاہب کانفرنسز کا انعقاد کرنا اور مختلف مذاہب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا بہت متاثر کن ہے۔

حضور انور نے پریس اور میڈیا کے ذریعہ دین حق کے پیغام کا دنیا میں پھیلنے اور نشر و اشاعت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دین حق کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے میں میڈیا نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ریسپشن میں میرے خطاب کی خبر ٹی وی نے بھی نشر کی، اس چینل کو 5 ملین لوگ دیکھتے ہیں، ریڈیو پر سننے والوں کی تعداد ایک ملین ہے، پھر گالوے FM ریڈیو پر بھی میرا خطاب نشر کیا گیا اس کے سننے والوں کی تعداد بھی ایک لاکھ 35 ہزار ہے، پھر آئر لینڈ کے نیشنل اخبار نے بھی بیت مریم کے افتتاح اور ریسپشن کی خبر دی، اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ 81 ہزار ہے، انٹرنیٹ پر تقریباً 4 لاکھ 84 ہزار سے زائد لوگ اس اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ میرے دوروں کو غیر معمولی برکت بخشتا ہے، ہر احمدی ایمان و ایقان میں مزید مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فرائض کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ روبینہ کریم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالمومن صاحب آئر لینڈ کی وفات، مکرم ڈاکٹر مبشر احمد کھوسہ صاحب میر پور خاص سندھ کی شہادت اور مکرمہ الحاجہ سسٹر نعیمہ لطیف صاحبہ اہلیہ مکرم الحاج جلال الدین لطیف صاحب کی وفات پر مرحومین کی خدمات اور ذکر خیر فرمایا ان کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

افراد جماعت کو حقیقی عابد بننے ،لغو باتوں سے اعراض کرنے ،اعلیٰ اخلاق اپنانے اور نیک نمونے قائم کرنے کی تلقین

ہمیں عفوودرگزر،صبر،حوصلہ اور بُردباری کا وصف اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے

عہدیداران انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے معاملات کے فیصلے کریں اور لوگوں سے نرمی اور ملاطفت کے ساتھ پیش آئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 ر اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 ر اکتوبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو عابد بننے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔کیونکہ ان کے بغیر ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا مومن نہیں کہلا سکتا، جہاں مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ عبادت کرنے والا ہو، وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرنے والا ہو، یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک شخص مومن بھی ہو اور پھر اس سے بداخلاقیاں بھی سرزد ہو رہی ہوں۔فرمایا کہ بداخلاق انسان اس وقت ہوتا ہے جب اس میں تکبر ہو۔اسی لئے رحمان خدا کے بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ زمین پر نہایت عاجزی سے چلنے والے ہیں اور جس انسان میں عاجزی ہو، وہ نہ صرف جھگڑوں اور فسادوں سے بچتا ہے، صلح جوئی کی طرف رجحان رکھتا ہے بلکہ دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔گویا حقیقی مومن عابد اور عاجز ہوتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہئے کہ نوجوانوں میں نمازوں کی پابندی کی عادت ڈالیں اس عمر میں صحت ہوتی ہے اور عبادتوں کا حق ادا ہوسکتا ہے۔حضرت مسیح موعود نے اس طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق رکھنے والوں کا ایک بڑا وصف سچائی کا اظہار ہے اور سچائی پر قائم رہنا ہے۔ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ جھوٹ کے قریب بھی نہ پھٹکے بلکہ جھوٹ سے انتہائی نفرت ہو۔پھر اخلاق کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور اچھے طریق سے پیش آؤ۔فرمایا کہ جماعت کے ہر فرد کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اخلاق اور انسانیت کا معیار بنیں۔چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنی اناؤں کے جال میں نہیں پھنسنا چاہئے، ہمیں چاہئے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ غصہ کو دباؤ، حسن اخلاق سے پیش آؤ، اپنی غلطیوں پر ضد نہ کرو، بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جو شخص بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا اور اخلاق کا نمونہ نہیں دکھاتا تو پھر وہ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرسکتا۔ایسے لوگوں کی نمازیں اور عبادتیں بھی عبث ہیں۔پھر آپ فرماتے ہیں جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔یادرکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے۔مرد کو چاہئے کہ قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔مومن وہ ہیں جو غصہ کو دباتے اور لوگوں کے ساتھ عفوودرگزر سے پیش آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریرات اور ارشادات میں متواتر فرمایا ہے کہ جذبات کو اپنے قابو میں رکھنا چاہئے۔اس میں عام احمدی بھی اور تمام عہدیداران بھی شامل ہیں۔پھر آپ فرماتے ہیں کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو۔حضور انور نے عہدیداران کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنے اور لوگوں کے ساتھ نرمی اور ملاطفت کے ساتھ سلوک کی تلقین فرمائی۔فرمایا کہ افراد جماعت میں سے اگر کسی کو کوئی سزا یا تعزیر ہوتی ہے تو بڑے دکھ کے ساتھ یہ سزا دی جاتی ہے لیکن جس دن میری ڈاک میں نظارت امور عامہ یا امراء ممالک کی طرف سے کسی کی معافی کی سفارش ہوتی ہے تو وہ دن میرے لئے خوشی کا دن ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا، تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر وہ انسان ہے جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں، وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق احمدی معاشرے میں بھی غلط حرکات اور بداخلاقی کو روکنے، اس کو ختم کرنے اور اس کو برا سمجھنے اور برا منانے کا احساس پیدا کرنا چاہئے۔کسی ظالم کا ہمیں ساتھ نہیں دینا چاہئے۔اللہ کرے کہ ہم عبادتوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کے نمونے بھی قائم کرنے اور کروانے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی نفسانیت سے بچائے،حضور انور نے آخر پر مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ حال مقیم یوکے کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ حاضر پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“ ایک احمدی کا عہد ہے، اس کی وضاحت اور اس پر عمل پیرا ہونے کی ہر احمدی اور عہد یدار کو تلقین

اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع زندگی گزارنا اور قول و فعل سے اس کو راضی کرنا دین ہے

دین کی ترقی اور اشاعت میں تڑپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے اخلاص کو اللہ تعالیٰ برکت بخشتا اور قرب عطا فرماتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 / اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 / اکتوبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ میں ایک فقرہ جو ہر احمدی جانتا ہے کہ ”میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا“ اور جس کی طرف حضرت مسیح موعود نے بھی ہمیں بہت توجہ دلائی ہے، ہماری تقریروں میں اکثر یہ فقرہ استعمال ہوتا ہے، شرائط بیعت کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھا جائے گا، ذیلی تنظیموں کے عہدوں کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، غرضیکہ یہ فقرہ ایک احمدی کا عہد ہے جس پر اس کی بیعت کا انحصار ہے، خلافت اور نظام جماعت سے جڑے رہنے کا اظہار ہے، حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی بیعت میں تو اقرار کرتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کروں گا مگر عمل سے اس کی سچائی اور وفائے عہد ظاہر نہیں کرتا تو خدا کو اس کی کیا پرواہ ہے۔ فرمایا کہ اس فقرے سے واضح ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی دنیاوی چیز روک نہیں بنی چاہئے اور دین یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تابع ہو کر اپنی زندگیاں گزارنا اور اپنے ہر قول و فعل سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اس وقت حاصل ہوگی جب دنیا ہمارے دین پر حاوی نہیں ہوگی۔ بلکہ دین دنیا پر حاوی ہوگا۔ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کمانے سے منع نہیں کیا لیکن دنیاوی چیزوں کا دین حق کی ترقی میں روک ہو جانا ناجائز ہے۔ پس تعلیم یہ ہے کہ کبھی تم دینی کام سے غافل نہ ہو تبھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا حق ادا کر سکو گے۔ پس ہمیشہ یہ بات مدنظر رہے کہ جو چیزیں دین کے معاملہ میں روک ہوں انہیں دور کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ تجارت کرنا منع نہیں۔ صحابہؓ بھی تجارت کیا کرتے تھے مگر وہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ جو بالکل دنیا کے بندے اور غلام ہو جاتے ہیں وہ دنیا کے پرستار بن جاتے ہیں اور ایسے لوگوں پر پھر شیطان غلبہ اور قابو پا لیتا ہے، مگر جو لوگ دین کی ترقی کی فکر میں ہو جاتے ہیں یہ وہ گروہ ہے جو حزب اللہ کہلاتا ہے اور جو شیطان اور اس کے لشکر پر فتح پاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نماز دین کا ایک بنیادی رکن ہے مگر لوگ نمازیں نہیں پڑھتے۔ بیوت الذکر کی آبادی اگر اعلیٰ مقاصد کو پیش نظر رکھ کر نہیں تو سب بے فائدہ ہے۔ فرمایا بیوت کی تعمیر ہم نے ہر جگہ کرنی ہے تا کہ حقیقی عبادت گزار ہم بنانے والے بن سکیں تو اس کا حق ادا کرنے کے لئے دنیا کے ہر ملک میں ہم نے منصوبہ بندی کرنی ہے، انسانیت کی قدروں کو ہم نے اعلیٰ ترین نمونوں پر قائم کرنا ہے۔ اگر یہ سب کچھ ہم دنیا کمانے کے ساتھ کر رہے ہیں تو دنیا کمانا بھی ہمارا دین ہے۔ فرمایا کہ وقت کی ضرورت کے مطابق اور صحیح وقت پر قربانی کرنا ہی اصل چیز ہے۔ اگر جماعتی چندوں کو ہم پیچھے ڈال رہے ہیں اور اپنی ضرورتوں کو ترجیح دے رہے ہیں یا بیوت الذکر کی تعمیر میں حصہ ڈالنے کی بجائے ہم اپنی ذاتی خواہشات کو فوقیت دے رہے ہیں تو باوجود اس کے کہ ذاتی ضرورتیں یا خواہشات جو جائز چیزیں ہیں مگر ایسے وقت میں ناجائز ہو جاتی ہیں۔ پس ہمیں وہ روح پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو ہمارے دلوں کی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے۔ اسی میں ہماری فلاح اور کامیابی ہے اور یہی دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے ذمہ خدا تعالیٰ نے بہت سارے کام لگائے ہیں۔ جان مال اور وقت اور عزت قربان کرنے کے لئے ہم عہد بھی کرتے ہیں، اس کے لئے ہمیں ہمیشہ سنجیدگی سے غور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ فرمایا کہ ماں، باپ کی ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ دین کے کام آ سکیں اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ادراک انہیں بچپن سے حاصل ہو جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ چھوٹی سطح سے لے کر بڑی سطح اور محلّہ سے لے کر مرکزی سطح تک ہر عہدیدار اپنے اس عہد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر دلوں پر ہے اور اللہ تعالیٰ تڑپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے اخلاص کو برکت بخشتا ہے اور انہیں قرب میں جگہ دیتا ہے اور ایک عہدیدار کو اس مقام کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم لطیف عالم بٹ صاحب ابن مکرم خورشید عالم بٹ صاحب آف کامرہ ضلع اٹک کی شہادت پر مرحوم کی جماعتی خدمات اور ذکر خیر کیا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی اعلان فرمایا۔

رفقاء حضرت مسیح موعود کی روایات میں سبق، نصائح، تاریخ اور سیرت مسیح موعود کے پہلو موجود ہیں

سیدنا حضرت مصلح موعود کی روایات کی روشنی میں سیرت حضرت مسیح موعود و مصلح موعود

حضرت مسیح موعود کی صداقت میں طاعون ظاہر ہوئی اور آپ درد والحاح سے مخلوق کی ہمدردی میں دعائیں کرتے تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24/اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/اکتوبر 2014ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا اور 206 ممالک کے کروڑوں افراد نے اس روحانی مائدہ سے بھرپور استفادہ کیا۔

حضور انور نے فرمایا الفضل انٹرنیشنل میں حضرت مصلح موعود کے خطاب کا ایک حصہ پڑھا۔ جس میں حضرت مصلح موعود نے رفقاء حضرت مسیح موعود سے ان کے حالات و واقعات اور کلمات کو ضبط تحریر میں لانے کی ہدایت و راہنمائی فرمائی تھی۔ اور فرمایا کہ ایک زمانہ میں اس کی بڑی قدر اور اہمیت ہوگی۔ ان حالات و واقعات میں سبق، نصائح، تاریخ، سیرت مسیح موعود اور سیرت رفقاء کے پہلو شامل ہیں۔ جو آئندہ زمانوں میں بہت سے مسائل کا جواب ہوں گے۔

حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ بعض واقعات پیش فرمائے اور ان میں جو سبق اور علم ملتا ہے۔ اس کو بھی بیان فرمایا۔ فرمایا میں بھی بعض اوقات ایسے واقعات اور روایات کو بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سب سے زیادہ لوگ خطبہ ہی سنتے ہیں اور کوشش ہوتی ہے کہ ایسی باتیں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مصلح موعود بچپن میں ایک جمعہ پر کسی کے کہنے پر بغیر جمعہ پڑھے واپس گھر آ گئے۔ اس بات پر حضرت مسیح موعود کی باز پرس سخت لہجہ میں تھی۔ اور اس میں یہ سبق حضرت مصلح موعود نے بیان فرمایا ہے کہ والدین کو اپنے بچوں کو نماز کا عادی بنانا چاہئے اور وہ والدین اپنے بچوں کے سخت دشمن ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کو نماز کا عادی نہیں بناتے۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کی ذاتی زندگی کے بعض سبق آموز واقعات بیان فرمائے جو حضرت مصلح موعود نے خود اپنے خطابات میں بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً بچپن میں اپنی بیماری اور حضرت مسیح موعود کی شفقت و محبت، حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے بخاری اور قرآن پڑھنا اور حضرت مصلح موعود کی تعلیم و تربیت کے بعض واقعات بھی شامل تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے اس وقت کے حالات میں بیان فرمایا تھا کہ انبیاء لوگوں کی تربیت کرنے آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے نماز اور قرآن کی عظمت دل میں بٹھائی ہے۔ قرآن کریم کی عظمت میں فرمایا ہے کہ قرآن پر اعتراض سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ جواب تلاش کرنا چاہئے کیونکہ قرآن ہماری حفاظت کرتا ہے۔ ہماری حفاظت کا محتاج نہیں ہے۔ خدا کی عظمت کے بارہ میں فرمایا کہ خدا کا خوف دل سے اتر جائے تو معصیت اور گناہ میں انسان بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے گناہ کا احساس ختم نہیں ہونے دینا چاہئے۔ تا نیکیوں کی توفیق ملے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان روایات میں حضرت مسیح موعود کی مخلوق کے لئے ہمدردی اور شفقت کا بیان بھی ملتا ہے کہ جب خدائی وعدوں کے مطابق آپ کی تائید میں طاعون ظاہر ہوئی اور بے شمار اموات ہوئیں۔ تو آپ نے بڑے الحاح اور درد سے لوگوں کے بچاؤ کے لئے دعائیں کیں اور یہ دعا کرتے تھے کہ اگر سب مر گئے تو میرے پر ایمان کون لائے گا۔ حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ خدا کے نبی اپنی ذات کے لئے غیرت نہیں دکھاتے بلکہ خدا کی ذات کے لئے غیرت دکھاتے ہیں۔ خدا کی عزت و اقبال کے لئے بولتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے افضال سمندر کے قطروں کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور جماعت احمدیہ کی ترقی حضرت مسیح موعود کی صداقت کا بہت بڑا نشان ہے اور جو اس صداقت کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کرتے بلکہ اپنا نقصان کرتے ہیں۔ ایک رفیق پیر اصاحب کا واقعہ بیان فرمایا کہ انہوں نے ایک مخالف کو یہی جواب دیا کہ آپ روکتے رہتے ہیں مگر لوگ آپ کے پاس نہیں آتے مگر سینکڑوں افراد روزانہ حضرت مسیح موعود کو ملنے کے لئے قادیان جاتے ہیں۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دینی غیرت اور تعلق باللہ میں بڑھائے، صبر و حوصلہ کے ساتھ انسانیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے، ہماری اناؤں پر عاجزی غالب آ جائے اور حضرت مسیح موعود ہم سے جو توقع اور خواہش رکھتے تھے ان کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہم احمدیوں کا کام ہے کہ حکمت اور محنت سے خیر اور بھلائی کی دینی تعلیم کو ہر دل میں گاڑ دیں

تمام دنیا کی روحانی اور مادی امداد کرنا ہمارے بنیادی فرائض میں سے ہے

ہر جگہ داعیان الی اللہ کی تعداد کو بڑھانا اور فعال کرنا بہت ضروری ہے، نظام جماعت توجہ کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 ر اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 ر اکتوبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ حسب معمول ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے والوں کی نسبت خدا فرماتا ہے کہ تم دنیا کی بہترین قوم ہو جو دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو، لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا خوفزدہ ہے بوجہ دہشت گردی اور عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو بلا امتیاز قتل کرنے کے۔ فرمایا کہ جو نظریات کے اختلاف کی وجہ سے لوگوں کو اپنا غلام بنا رہے ہوں وہ دنیا کی خیر اور بھلائی چاہنے والے کیونکر ہو سکتے ہیں۔ ہم احمدیوں کے لئے اس میں شرمندگی، غم اور تکلیف کی بات تو ضرور ہے کہ پیارے نبی ﷺ جو رحمۃ للعالمین ہیں ان کی طرف منسوب ہونے والوں کے یہ عمل ہیں، دین حق کو بدنام کیا اور آنحضرت ﷺ کے پاک اسوہ کو بھی غلط رنگ میں پیش کرنے والے بن رہے ہیں لیکن ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمیں نا امیدی اور مایوسی بالکل نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کو بھلائی کی طرف بلانا اور ہر ایک کی بھلائی چاہنا اور ہر احمدی کا فرض ہے۔ دنیا میں امن کے قیام، برائیوں سے روکنے اور دنیا کو فسادوں سے دور رکھنے کی بھرپور کوشش کرنا بھی ہمارا کام ہے۔ ہم ان لوگوں کے بھی اور تمام مذاہب والوں کے بھی خیر خواہ ہیں اور ان کی بھلائی چاہتے ہیں، ہم نے ہی انہیں نیکیوں پر چلنے اور برائیوں سے رکنے کے راستے دکھانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اخرجت للناس کہہ کر ہمارا میدان عمل بہت وسیع کر دیا ہے۔ پس ہم نے دنیا کی بھلائی اور بہتری اور خیر خواہی کے لئے ان کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے صحیح راستے دکھانے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی تلقین کرنی ہے۔ انہیں بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑو تا کہ بہتر انجام پاؤ۔ فرمایا کہ یہ باتیں ہم کسی کو اس وقت تک نہیں سمجھا سکتے جب تک ہم خود اپنے انجام پر نظر رکھنے والے نہ ہوں۔ پس ایک بہت بڑا کام ہے جسے فکر کے ساتھ اور اپنے جائزے لیتے ہوئے ہم نے سرانجام دینا ہے۔ پھر فرمایا کہ اس کام کی انجام دہی کے لئے ہمیں بہت سی مشکلات بھی پیش آئیں گی اور مذہبی مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑے گا مگر یہ بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ سچی اور الٰہی جماعتوں کے ساتھ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے۔ ان مخالفتوں سے کبھی گھبرانا نہیں۔ الٰہی وعدے حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہیں اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شمار فعلی شہادتیں اس بات کی گواہی دے رہی ہیں کہ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہے پس دنیا جو چاہے ہم سے سلوک کرے یہ ان کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائیدات ہمارے ساتھ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق دنیا کی خیر چاہتے ہوئے ہم نے آنحضرت ﷺ کے لائے ہوئے دین کو اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے کام کو آگے بڑھاتے چلے جانا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی بہترین قوم قرار دیا ہے تو ہم نے خیر بانٹنے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹنا اور دین حق کا پیغام دنیا میں پھیلانے اور انہیں خدائے واحد کی طرف بلانے سے بڑھ کر اور کوئی خیر نہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ دشمنوں کے لئے بھی دعا کرو اور ان کے لئے خیر چاہو اور انہیں خیر پہنچاؤ۔ حضرت مسیح موعود نے اس زمانے میں اپنے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں اپنے مخالفین کے لئے بھی خیر طلب کرنے کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے۔ پس ہمارا زور بھی حضرت مسیح موعود اور آنحضرت ﷺ کی پیروی میں اس بات پر ہونا چاہئے کہ لوگ تباہی سے بچ جائیں اس کے لئے ہمیں درد دل سے دعائیں کرنے کی بھی ضرورت ہے اور کوشش کی بھی ضرورت ہے۔ فرمایا کہ اس کے علاوہ مادی مدد اور خیر بھی ہمارے ذمہ لگائی گئی ہے۔ صرف اپنوں کے بھوک، ننگ اور بیماریوں کو ختم کرنے کے لئے کوشش نہیں کرنی بلکہ غیروں اور ہر ضرورت مند کے لئے بھی ہماری کوشش ہونی چاہئے۔ قرآنی تعلیم کے مطابق روحانی اور مادی مدد بلا امتیاز ہم نے ہر ایک کی کرنی ہے۔ ہمیں اپنے خیر کے دائرے کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جانا چاہئے۔ حضور انور نے آنحضرت ؐ کی دنیا کی خیر خواہی کی مثالیں بیان فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا انحصار دنیا والوں پر نہیں بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے اور اسی سے مدد طلب کرنا ہے۔ پس آج مسیح موعود کے غلاموں کا یہ کام ہے کہ حکمت اور محنت سے خیر اور بھلائی کی دینی تعلیم کو ہر دل میں گاڑ دیں اور اس کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ اس کے لئے دنیا میں ہر جگہ داعیان الی اللہ کی تعداد کو بڑھانے اور فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ افراد جماعت اور نظام جماعت کو بھی اس طرف توجہ دینے کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق

آپ کے منظوم کلام کی روشنی میں

سید شمشاد احمد ناصر مبلغ شکاگو، امریکہ

حضرت مرزا بشیر احمدؓ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعودؑ میں دو خلق خاص طور پر نمایاں نظر آتے تھے۔ اوّل اپنے خداداد مشن پر کامل یقین دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بے نظیر عشق و محبت۔ یہ دو اوصاف آپ کے اندر اس کمال کو پہنچے ہوئے تھے کہ آپ کے ہر قول و فعل اور ہر حرکت و سکون میں ان کا پُر زور جلوہ نظر آتا تھا۔''

(سلسلہ احمدیہ جلد اوّل صفحہ 576)

عشق کا مطلب ہے کہ کسی کو بہت چاہنا، ٹوٹ کر چاہنا، دل و جان سے اس پر مٹنا اس کی محبت میں اپنے آپ کو مٹا ڈالنا گویا کہ جو کسی کے عشق میں گرفتار ہو جائے وہ اپنے معشوق کی راہ میں جان تک دینے کو اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ کیونکہ حقیقت بھی یہی ہے کہ کوئی کسی کیلئے سر نہیں کٹواتا نہ ہی جان قربان کرتا ہے عشق ہی ہے جو یہ کام بڑی وفاداری کے ساتھ کروا دیتا ہے۔ اور اس پر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی یہ عبارت مہر ثبت ہے آپ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:

''اس زمانہ میں جو کچھ دین اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی گئی اور جس قدر شریعت ربانی پر حملے ہوئے اور جس طور سے ارتداد اور الحاد کا دروازہ کھولا گیا اس کی نظیر کسی دوسرے زمانہ میں بھی مل سکتی ہے؟ کیا یہ سچ نہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں اس ملک ہند میں ایک لاکھ کے قریب لوگوں نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا اور چھ کروڑ اور کسی قدر زیادہ اسلام کے مخالف کتابیں تالیف ہوئیں اور بڑے بڑے شریف خاندانوں کے لوگ اپنے پاک مذہب کو کھو بیٹھے یہاں تک کہ وہ جو آلِ رسول کہلاتے تھے وہ عیسائیت کا جامہ پہن کر دشمن رسول بن گئے۔ اور اس قدر بدگوئی اور اہانت اور دشنام دہی کی کتابیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں چھاپی گئیں اور شائع کی گئیں کہ جن کے سننے سے بدن پر لرزہ پڑتا اور دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے کہ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دنیا کے عزیز ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلّت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا۔ اور اس قدر کبھی دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کی گئی دُکھا۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد نمبر5 صفحہ51-52)

حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کے آغاز ہی سے مخالفین نے یہ شور ڈالا ہوا ہے کہ نعوذ باللہ نعوذ باللہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک نئی نبوت کا دعویٰ کر کے نہ صرف اسلام سے وہ برگشتہ ہو گئے ہیں بلکہ نبی کریم کی نبوت پر ڈاکہ ڈالا اور اپنا ایک نیا دین بنا کر اسلام سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ توڑ لیا ہے۔ اور مسلمانوں کے ہاں تحفّظ ختم نبوت کے نام پر نہ جانے کتنی تحریکات نے جنم لیا ہے اور دن رات آپ علیہ السلام کی شان میں بدگوئی کر کے زمین کو اپنے سروں پر اٹھا رکھا ہے جس کے اندر نہ حقیقت ہے اور نہ ہی صداقت۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے تو رگ و ریشہ اور ذرہ ذرہ میں حبّ رسول اور عشق رسولؐ سمایا ہوا تھا تبھی تو کہا گیا کہ

''ھٰذا رجل یحبّ رسول اللہ'' کہ احیائے دین کیلئے جس جری اللہ اور محبّ رسولؐ کی ہمیں تلاش تھی وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں ہمیں مل گیا ہے۔ حبّ رسولؐ ہی آپ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے، حبّ رسول ہی میں آپ نے اس دارِ فانی سے کُوچ فرمایا۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ حبّ رسولؐ آپ کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ اور جس کی وجہ سے کئی لوگ جو دشمن

احمدیت تھے وہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔

حال ہی میں ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 24 اکتوبر 2014ء کے خطبہ میں ایک واقعہ تفصیل کے ساتھ اور پھر مختصراً 31 اکتوبر 2014ء کے خطبہ میں دوبارہ اشارتاً ذکر فرمایا ہے۔ اور وہ واقعہ یہ ہے:

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاس ایک مولوی صاحب آئے۔ وہ شاعر بھی تھے اور بڑے مشہور ادیب بھی تھے۔ نواب صاحب رام پور نے انہیں اردو محاورات کی لغت لکھنے پر مقرر کیا ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ نواب صاحب رام پور کے پاس مشہور شاعر مینائی کے مسودات پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے اردو کی ایک بڑی بھاری لغت لکھی ہوئی تھی۔ مگر ابھی اسے مکمل نہیں کیا تھا کہ نواب صاحب وفات پا گئے۔ نواب صاحب رام پور نے وہ مسودات مجھے دیئے ہیں اور کہا ہے کہ تم انہیں مکمل کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوچھا کہ رام پور میں تو ہماری بڑی مخالفت ہے اور آپ وہاں کے رہنے والے ہیں۔ آپ کو بیعت کرنے کی طرف توجہ کیسے ہوئی، وہ کہنے لگے مجھے کسی نے درّثمین دی تھی۔ میں چونکہ خود شاعر ہوں میں نے آپ کا کلام پڑھا۔ جس کی وجہ سے میں بہت متاثر ہوا۔ کیونکہ اس میں محبت رسولؐ بھری پڑی تھی۔ اس کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب وہاں آئے تھے اور انہوں نے ایک تقریر کی۔ اس تقریر میں انہوں نے بتایا کہ مرزا صاحب اسلام کے سخت دشمن ہیں اور رسول کریم ﷺ کی ہتک کرتے ہیں۔ میں نے ان کی تقریر سن کر سمجھا کہ مرزا صاحب ضرور سچے ہیں۔ ورنہ ان مولوی صاحب کو آپ کے متعلق اتنا جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ جس شخص کے اندر اس قدر محبت رسولؐ ہے کہ اس کا کلام اس سے بھرا پڑا ہے۔ اس کے متعلق اگر کوئی مولوی کہتا ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کا سخت دشمن ہے۔ تو وہ یقیناً جھوٹا ہے اور جس شخص پر وہ ہتک رسول کا الزام لگاتا ہے وہ سچا ہے ورنہ اس تقریر کرنے والے کو جھوٹے دلائل دینے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ سچی بات کہتا کہ اگرچہ اس شخص نے درّثمین میں رسول کریم ﷺ کی بڑی تعریف کی ہے۔ خدا تعالیٰ کی بڑی تعریف کی ہے مگر ہے جھوٹا۔ اگر وہ ایسا کہتا تو پھر تو کوئی بات نہیں تھی۔ لیکن اس نے سچائی کو بالکل ترک کر دیا اور کہا کہ یہ شخص خدا تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے متعلق بدگوئی کرتا ہے۔ میں نے اس کی تقریر سنی تو فوراً سمجھ لیا کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں اور میں آپ کی بیعت کیلئے تیار ہو گیا۔''

(تذکرۃ المہدی صفحات 135,134)

آیئے اب ہم آپ کے منظوم کلام کی روشنی میں آپ کے نبی کریم ﷺ سے عشق کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں۔ ایک بات یہاں عرض کرتا چلوں کہ مجھ جیسے نالائق کے لئے یہ بہت ہی مشکل امر تھا اور ہے کہ آپ کے عشق کا جو آپ کو حضرت نبی کریم ﷺ سے تھا کی انتہا معلوم کرسکوں اور مضمون کیلئے کن کن اشعار کا انتخاب کروں۔ بس جو کچھ بھی ہوسکا ہے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

آنحضرت ﷺ کے ساتھ اپنی کمال محبت اور عشق کا ایک جگہ فارسی کلام میں آپ یوں اظہار فرماتے ہیں

جان و دلم فدائے جمال محمد است — خاکم نثار کوچہء آل محمدؐ است
دیدم بعین قلب وشنیدم بگوش ہوش — در ہر مکاں ندائے جمال محمدؐ است

یعنی میرے جان و دل آنحضرت ﷺ کے حسن خداداد پر قربان ہیں اور میں آپ کے آل وعیال کے کوچہ کی خاک پر نثار ہوں میں نے اپنے دل کی آنکھوں سے دیکھا اور ہوش کے کانوں سے سنا ہے کہ ہر کون و مکان میں محمد ﷺ کے جمال کی ندا آرہی ہے۔

اس شعر میں آپ نے نہ صرف آنحضرت ﷺ سے بلکہ آپ کی آل سے محبت کے بارے میں بھی انتہائی کمال درجہ کا اظہار فرمایا ہے۔ اور اس میں ان لوگوں کیلئے جواب ہے جو آپ پر اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ علیہ السلام نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر آل رسولؐ کی ہتک کی ہے۔ دشمنانِ احمدیت کو ایک جگہ آپ فارسی کے ایک شعر میں یوں جواب دیتے ہیں کہ

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم — گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

''یعنی خدا سے اتر کر میں محمد ﷺ کے عشق کی شراب سے متوالا ہو رہا ہوں اور اگر یہ بات کفر میں داخل ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔ مرے دل کا واحد مقصد یہ ہے کہ میری جان محمد ﷺ کے دین کے راستے میں قربان ہو جائے خدا کرے کہ مجھے یہ مقصد حاصل ہو جائے۔''

(تاریخِ احمدیت جلد دوم صفحہ 577)

اپنے اُردو منظوم کلام میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کا یوں اظہار فرماتے ہیں ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
اس نُور پر فدا ہُوں اس کا ہی میں ہُوا ہُوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمدؓ صاحب ان تینوں اشعار کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی یہ والہانہ محبت محض کاغذی یا نمائشی محبت نہیں تھی بلکہ آپ کے ہر قول و فعل اور ہر حرکت و سکون میں اس کی ایک زندہ اور زبردست جھلک نظر آتی تھی۔ فرماتے ہیں:

ایک دفعہ آپ علیحدگی میں ٹہلتے ہوئے آنحضرت ﷺ کے درباری شاعر حسان بن ثابت کا یہ شعر تلاوت فرما رہے تھے اور ساتھ ساتھ آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے جا رہے تھے ؎

کنت السَّوَاد لِنَاظِرِیُ فَعَمِیَ عَلَیُکَ النَّاظِر
مَنُ شَآءَ بَعُدَکَ فَلُیَمُت فَعَلَیُکَ کنت اُحَاذِر

یعنی اے محمد ﷺ تو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ تیری وفات سے میری آنکھ اندھی ہوگئی ہے سو اب تیرے بعد جس شخص پر چاہے موت آجاوے مجھے اس کی پرواہ نہیں کیونکہ مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہوگئی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ جب آپ کے ایک مخلص رفیق نے آپ کو اس رقّت کی حالت میں دیکھا تو گھبرا کر پوچھا کہ ''حضرت صاحب کیا معاملہ ہے؟''
آپ نے فرمایا ''کچھ نہیں میں اس وقت یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہو رہی تھی کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا۔''

(تاریخِ احمدیت جلد دوم صفحہ 78-577)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنی حبّ رسول اور اپنے عشق مصطفیٰ ﷺ کو اپنے اردو، فارسی اور عربی زبان کے ہزاروں صفحات میں بیان فرمایا ہے آپ کے ایک ایک لفظ ایک ایک حرف سے اس عشق اور محبت کی تصدیق ہوتی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ آپ علیہ السلام کے رگ و ریشہ میں آپ ﷺ کی محبت اور عشق رچا ہوا تھا۔

آپ اپنے فارسی کلام میں فرماتے ہیں:

سرے دارم فدائے خاکِ احمد دلم ہر وقت قربانِ محمد
فدا شد در رہش ہر ذرہ من کہ دیدم حسن پنہانِ محمد

کہ میرا سر احمد ﷺ کی خاکِ پا پر نثار ہے اور میرا دل ہر وقت محمد ﷺ پر قربان رہتا ہے۔ اس کی راہ میں میرا ہر ذرہ قربان ہے کیونکہ میں نے محمد ﷺ کا مخفی حسن دیکھ لیا ہے۔

ایک جگہ آنحضرت ﷺ کے عشاق کے درمیان اپنی حالت قلبی اور محبت رسول ﷺ کا اظہار کچھ اس طرح فرماتے ہیں:

درکوئے تو اگر سر عشاق را زنند اوّل کسیکہ لاف تعشق زند منم

ترجمہ: اگر تیرے کوچہ میں عاشقوں کے سر اتارے جائیں تو سب سے پہلے جو عشق کا دعویٰ کرے گا وہ میں ہوں گا۔

اپنے عربی منظوم کلام میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ اپنے عشق و محبت کا اظہار اور آپ کے روضہء مبارک پر جانے کی تڑپ آپ کے سینہ میں موجزن تھی اس کا اظہار یوں فرماتے ہیں ؎

جِسُمِیُ یَطِیُرُ اِلَیُکَ مِنُ شَوُقٍ عَلَا یَا لَیُتَ کَانَتُ قُوَّۃُ الطَّیَرَانِ

یعنی میرا جسم شوق غالب سے تیری طرف اڑنا چاہتا ہے اے کاش مجھ میں قوت پرواز ہوتی۔

حضرت مسیح موعودؑ کو یہ احساس بھی غالب تھا اور آپ انسانی زندگی کی حقیقت کو بھی خوب خوب جانتے تھے کہ اس دنیا میں انسان صرف عارضی طور پر ہے۔ اور ایک نہ ایک دن اسے یہاں سے کوچ کر کے اپنے ربّ اور معبود حقیقی کے حضور حاضر ہونا ہے۔ یہ جسم تو ایک فانی چیز ہے لیکن آپ کی محبت اور عشق

مصطفیٰ ؐ ایک زندہ اور لافانی اور زندگی بخش حقیقت ہے۔ چنانچہ آپ اپنے اس عشق حقیقی جو آپ کو آنحضرت ﷺ سے تھا کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

إِنِّــــیْ اَمُــــوْتُ وَلَا تَـــمُــوْتُ مَـــحَبَّتِـــیْ

یُـذْریٰ بِـذِکْـرِکَ فِـی التُّـرَابِ نِـدَائِـیْ

یعنی اے میرے آقا! ایک دن تو میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا لیکن میری محبتِ رسول ؐ کبھی نہیں مرے گی۔ میری قبر کی مٹی کا ایک ایک ذرّہ اس بات کی گواہی دے گا کہ یہاں پر ایک عاشق محمد مصطفیٰ ؐ سو رہا ہے۔

آئینہء کمالاتِ اسلام جو روحانی خزائن کی جلد نمبر 5 ہے کے صفحہ 590 تا 594 کے صفحات میں عربی زبان میں عظیم الشان قصیدہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے عشق میں لکھا ہے کہ جس کی نظیر ملنی مشکل ہے کہ جو عربی زبان میں ادبی لطائف اور فصاحت و بلاغت سے پُر ہے۔ آپ خود اس عربی قصیدہ کی ابتداء میں عربی زبان میں فرماتے ہیں:

''کہ یہ ایک عمدہ اور لطیف قصیدہ ہے۔ جو ادبی لطائف اور عربی زبان کے نفیس جواہر ریزوں سے پُر ہے اور میرے آقا اور سردارِ دو جہاں حضرت خاتم النبیین محمد ؐ کی مدح میں لکھا گیا ہے۔ جن کی تعریف اللہ تعالیٰ نے کتابِ مبین میں بیان فرمائی ہے۔ اے اللہ! ان پر قیامت تک تیری رحمت اور سلامتی نازل ہو اور یہ قصیدہ میری رُکی ہوئی طبیعت اور بجھی ہوئی ذہانت و فطانت کا رہین منت نہیں اور نہ میرا خشک ملکہ غور و خوض اس میدان کا مرد اور اسرار کا منبع ہے۔ بلکہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ میرے ربّ کی طرف سے ہے جو میرا رفیق ہے اور ایسا مؤیّد ہے جو ہر وقت میرے ساتھ ہے۔ جو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے اور جب میں غلطی کرتا یا راستہ سے بھٹک جاتا ہوں تو وہ میری راہنمائی فرماتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ میں نے ادب کے عمدہ اور دلچسپ کلمات اور اس کے عجیب و غریب اور فصیح الفاظ جن میں جدّت اور ندرت پائی جاتی ہے بزور محنت حاصل نہیں کئے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے قادر الکلام ادیبوں پر غلبہ بخشا ہے اور میرے ربّ کی طرف سے اہل علم لوگوں کیلئے ایک نشان ہے اور میں نے اس امر کا اظہار صرف اس نیت سے کیا ہے تا کہ شکر کرنے والوں کی طرح مجھے بدلہ دیا جائے اور ان لوگوں میں مرا شمار نہ ہو جو ناشکر گزار ہیں۔''

(ماخوذ از آئینہ ربوبیت مدح خیر الوریٰ صفحہ 21-22)

حـمـا متنا تطير بريش شوق　　و فـی متفار ها تحف السلام

الـی وطـن النبی حبيب ربی　　و سيــر رسـلــه خيـر الـانـام

(حمامة البشریٰ)

(ہمارے دل کا) کبوتر اپنی چونچ میں درود وسلام کے تحائف لے کر ہمارے ربّ کے پیارے نبی، رسولوں کے سردار، خیر الانام ﷺ کے وطن عزیز کی طرف پورے شوق اور پر و بال کے ساتھ اُڑتا ہے۔

چنانچہ صرف چند اشعار اس عربی قصیدہ سے لکھے جاتے ہیں جن کے پڑھنے سے انسان پر ایک وجد طاری ہو جاتا ہے اور انسان اگر ان کو حفظ کر لے اور ان کو یاد کر کے پڑھنا شروع کر دے تو اس کے دل میں بھی حب رسول ؐ پیدا ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ اسے بھی آنحضرت ﷺ کا قرب عطا فرمائے گا اور اس کے ذہن کو ایک جلا اور روشنی اور نور عطا فرمائے گا۔

اس عربی قصیدہ کا پہلا شعر یوں ہے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

یَـا عَیْـنَ فَیْـضِ اللهِ وَالْـعِـرْفَـانِ　　یَسْعٰی إِلَیْکَ الْخَلْقُ کَالظَّمْاٰنِ

اے اللہ کے فیض و عرفان کے چشمے! خلقت تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑ رہی ہے۔ فرماتے ہیں:

جَـاؤُوْ کَ مَنْهُوْبِیْنَ کَالْعُرْیَانِ　　فَسَتَـرْتَهُمْ بِـمَلَاحِفِ الْإِیْـمَانِ

یعنی وہ تیرے پاس لٹے پٹے برہنہ شخص کی مانند آئے تو تُو نے انہیں ایمان کی چادریں اوڑھا دیں۔

اس شعر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اس حقیقت کو اجاگر فرمایا ہے کہ آپ کی قوم کی کیا حالت تھی جب آپ ﷺ ان میں مبعوث ہوئے۔ ایمانی لحاظ سے اخلاقی لحاظ سے اور روحانی لحاظ سے وہ قوم بالکل برہنہ تھی۔ اور یہی ان کے زوال کا باعث تھا۔ مگر آپ ؐ کی تربیت میں رہ کر آپ کی صحبت میں آ کر آپ سے انہوں نے اخلاق کے گُر سیکھے اور خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑا وہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو گئے، یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی آپ کے ساتھ اتنی محبت کرنے لگے کہ وہ بھی تہجد گزار بن گئے۔

ایمان کی روشنی ان میں اس قدر پیدا ہوئی کہ ان میں ہر ایک آسمان اسلام پر ایک روشن ستارہ بن گیا۔ اور دنیا کی ہدایت اور رہنمائی کرنے لگا۔ اور پھر

ان لوگوں کے دلوں میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کے بعد آنحضرت ﷺ کی محبت ایسی گھر کر گئی کہ دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر رہے گی۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عبادتوں کے گر سیکھے اور توحید الٰہی کو اپنے سینوں سے لگالیا اور ایمان کے لحاف میں لپٹ گئے۔ اسی قصیدہ کے اگلے شعر میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ آنحضرت ﷺ کی مزید قوت قدسیہ کو یوں بیان کرتے ہیں:

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةٍ   فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ

یعنی اے رسولؐ! تُو نے انہیں گوبر کی طرح ذلیل پایا تو تُو نے انہیں خالص سونے کی ڈلی بنادیا۔

اس شعر کی صداقت میں کئی صحابہ کی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر یہاں صرف ایک تاریخی واقعہ لکھے دیتا ہوں جو کہ آپ ﷺ کی قوتِ قدسیہ کا ظہور میں آیا۔ اور کس طرح شیبہ نامی شخص کے دل کے اندر جو پہلے اندھیروں اور غلاظتوں سے بھرا پڑا تھا ایک دم بدل کر خدا اور اس کے رسول ﷺ کی محبت میں فدا ہونے کی خواہش کرنے لگا۔

''غزوہ حنین کا ایک عجیب واقعہ بھی تاریخوں میں آتا ہے شیبہ نامی ایک شخص جو مکہ کے رہنے والے تھے اور جو خانہ کعبہ کی خدمت کے لئے مقرر تھے وہ کہتے ہیں میں بھی اس لڑائی میں شامل ہوا مگر میری نیت یہ تھی کہ جس وقت لشکر آپس میں ملیں گے تو میں موقع پا کر رسول ﷺ کو قتل کر دوں گا اور میں نے دل میں کہا عرب اور غیر عرب تو الگ رہے اگر ساری دنیا بھی محمد رسول اللہ ﷺ کے مذہب میں داخل ہوئی تو بھی میں نہیں ہوں گا۔ جب لڑائی تیز ہوگئی اور ادھر کے آدمی ادھر کے آدمیوں میں مل گئے تو میں نے تلوار کھینچی اور رسول اللہ ﷺ کے قریب ہونا شروع ہو گیا اس وقت مجھے یوں معلوم ہوا کہ میرے اور آپؐ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ اٹھ رہا ہے جو قریب ہے کہ مجھے بھسم کردے اس وقت مجھے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنائی دی کہ شیبہ! میرے قریب ہوجاؤ۔ میں جب آپؐ کے قریب گیا آپؐ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور کہا اے خدا شیبہ کو شیطانی خیالوں سے نجات دے۔ شیبہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پھیرنے کے ساتھ ہی میرے دل سے ساری دشمنیاں اور عداوتیں اُڑ گئیں اور اس وقت سے رسول اللہ ﷺ مجھ کو اپنی آنکھوں سے اپنے کانوں سے اور اپنے دل سے زیادہ عزیز ہوگئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا، شیبہ آگے بڑھو اور لڑو۔ تب میں آگے بڑھا اور اس وقت میرے دل میں سوائے اس کے کوئی خواہش نہیں تھی کہ میں اپنی جان قربان کر کے رسول اللہ ﷺ کو بچاؤں۔ اگر اس وقت میرا باپ زندہ ہوتا اور میرے سامنے آجاتا تو میں اپنی تلوار اس کے سینہ میں بھی گھونپ دینے سے ایک ذرہ دریغ نہ کرتا۔''

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 223 غزوہ حنین)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کی ایک خاص خصوصیت اور برتری یہ ہے کہ آپ کے اشعار میں جو محبت رسول ہے وہ صرف یوں ہی زبانی قسم کی محبت کا دعویٰ نہ تھا وہ عرفان سے بھری محبت اور عشق تھا جو بلند مقام آنحضرت ﷺ کا آپ کی نظر میں تھا۔ ان کو اشعار کے سانچہ میں آپ نے ڈھالا۔ اور بغیر کسی تصنع کے اور ایک ایک شعر آنحضرت ﷺ کے ساتھ جہاں آپ کی لازوال محبت کا اظہار کرتا ہے وہیں آپ پر اس معرفت کا بھی ذکر ہوتا ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ سے عشق کس وجہ سے تھا۔ ہر شعر میں آپ کی صداقت، ایمانیات اور آپؐ کی برتری۔ آپؐ کے کمالات اور آپ کی افضلیت کا مضمون جامع و مانع الفاظ میں کر دیا گیا۔ مثلاً آپ کے اس قصیدہ کا یہ شعر اس بات کی بھر پور غمازی کر رہا ہے کہ

أَحْيَيْتَ أَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ   مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

تو نے صدیوں کے مُردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا کون ہے جو اس شان میں تیرا مثیل ہو۔

ایک اور شعر میں آپ یوں بیان فرماتے ہیں

فَاقَ الْوَرٰى بِكَمَالِهٖ وَ جَمَالِهٖ   وَجَلَالِهٖ وَجَنَانِهِ الرَّيَّانِ

آپ اس ساری خلقت سے اپنے کمال اور اپنے جمال اور اپنے جلال اور اپنے شاداب دل کے ساتھ فوقیت لے گئے ہیں۔ پس جس مرد کامل میں اتنی خوبیاں ہوں۔ اس سے کیوں نہ عشق ہوگا (ﷺ)

آپؑ نے فرمایا:

لَاشَكَّ أَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُالْوَرٰى   رِيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْيَانِ

بے شک محمدؐ خیرالوریٰ معززین میں سے برگزیدہ اور سرداروں میں سے منتخب وجود ہیں۔ اسی طرح ایک فارسی شعر میں آپ فرماتے ہیں:

عجب نوریست درجانِ محمدؐ
عجب لعلیست درکانِ محمدؐ

یعنی اس لعل بے بہا کی شان افضلیت کو یوں حتمی رنگ میں بیان کیا کہ اس میں شک کی گنجائش نہیں رہی کہ آپ بے شک تمام دنیا کے بہترین وجود ہیں یعنی خیرالوریٰ ہیں کوئی خوبی ظاہری و باطنی ایسی نہیں جو آپ میں بدرجہءاتم نہ پائی جاتی ہو اور جس میں آپ نے تمام بنی نوع انسان کو پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو۔

اس قصیدہ سے مزید چند اشعار درج کرتا ہوں

وَنَبِـــيُّـنَـا حَيٌّ وَّ إِنِّيْ شَاهِدٌ
وَقَـدِ اقْتَطَفْتُ قَطَآئِفَ اللُّقْيَانِ

اور ہمارے نبی ﷺ زندہ ہیں اور بے شک مَیں گواہ ہوں اور میں نے آپ کی ملاقات کے ثمرات حاصل کئے ہیں۔

إِ نِّيْ لَقَـدْ أُحْيِيْتُ مِنْ إِحْيَآئِهٖ
وَاهًـا لِإِعْـجَـازٍ فَمَـاأَحْيَـانِـيْ

بے شک میں آپ کے زندہ کرنے سے ہی زندہ ہوا ہوں۔ سبحان اللہ! کیسا اعجاز ہے اور مجھے کیا خوب زندہ کیا ہے۔

يَــارَبِّ صَـلِّ عَـلٰى نَبِيِّكَ دَآئِـمًـا
فِـيْ هٰـذِهِ الـدُّنْيَـا وَ بَـعْـثٍ ثَـانِ

اے میرے اللہ! اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیجتا رہ۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی (اللّٰھمّ صلی علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید)

ایک فارسی شعر میں اپنے قلبی جذبات کا اظہار آنحضرت ﷺ کے لئے اس طرح فرماتے ہیں:

دردلم جو شدثنائے سرورے
آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

کہ میرے دل میں اس سردار دو عالم کی مدح کا جوش ٹھاٹھیں مار رہا ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔

”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کے روحانی مقام کے بیان میں اور آپ ﷺ کے فیض اور آپ سے محبت کے اظہار میں نہایت درجہ سادہ اور سہل زبان میں مگر معارف سے بھرا ہوا منظوم کلام آپؑ کے عشق اور محبت میں بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اسکی ثناء یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اور

مصطفیٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
جس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے
دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

(دُرِّثمین)

اَللّٰھمّ صَلِّ علیٰ محمّد وَّ علیٰ اٰلِ محمّد و بارک وسلّم انّک حمیدٌ مَّجید

اعلانات

براہِ کرم اپنے مضامین اور منظوم کلام ٹائپ فرما کر بذریعہ ای میل بھیجیں۔

مضمون پر نام کے ساتھ شہر اور ریاست کا نام بھی لکھیں۔

ای میل میں اپنا فون نمبر درج فرمائیں تاکہ ضرورت پڑنے پر آپ سے رابطہ کیا جاسکے۔

آپ اپنے مضمون کے ساتھ اپنا مختصر تعارف اور مضمون سے متعلقہ تصویریں بھی بھیج سکتے ہیں۔

اصلاح یا مناسب کانٹ چھانٹ مدیران کی اہم ذمہ داری ہے۔ اگر آپ چھپنے سے پہلے اپنا مضمون دیکھنا چاہتے ہیں تو پہلے سے مطلع فرمائیں۔

وصال اکبر

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است ؎ خاکم نثار کوچہء آل محمدؐ است

امتہ الباری ناصر

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ آخری زمانے میں مسیح ومہدیؑ تشریف لائیں گے جو تجدید دین اسلام کا فریضہ ادا کریں گے۔ یہ آنے والا وجود آنحضورﷺ کی مکمل اتباع، اطاعت، شاگردی، غلامی اور محکومی میں کام کرے گا گویا اس کا جینا مرنا سب آنحضورﷺ کا عکس اس کی تصویر ہوگا۔ اس زاویے سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی باثمر و بامراد زندگی کا مشاہدہ کریں تو ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں پہلو مماثل نظر آتے ہیں گویا ایک ہی دلربا تصویر ہے۔ چنانچہ اس سچائی کو پیش کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

"وَمِنْ آيَاتِ صِدْقِيْ أَنَّهُ تَعَالٰى وَفَّقَنِيْ بِاتِّبَاعِ رَسُوْلِهٖ وَ اقْتِدَاءِ نَبِيِّهٖ ﷺ. فَمَا رَأَيْتُ أَثَرًا مِنْ آثَارِ النَّبِيِّ اِلَّا قَفَوْتُهٗ، وَلَا جَبَلاً مِنْ جِبَالِ الْمُشْكِلَاتِ اِلَّا عَلَوْتُهٗ، وَأَلْحَقَنِيْ رَبِّيْ بِالَّذِيْنَ هُمْ يُنْعَمُوْنَ.

(آئینۂ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 483)

کہ میری سچائی کے نشانات میں سے ایک نشان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے رسول کی اتباع اور پیروی کی توفیق دی ہے۔ میں نے آثار نبویہ میں سے کوئی اثر نہیں دیکھا مگر میں نے اس کی پیروی کی ہے اور مشکلات کے ہر پہاڑ کو سر کیا ہے اور میرے ربّ نے مجھے ان لوگوں کے ساتھ ملا دیا ہے جن پر اس نے اپنے انعامات کئے ہیں۔

اس نشست میں ازدیاد ایمان کے لئے ان دو انتہائی بابرکت وجودوں کی زندگی کے آخری لمحات کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی جناب سے وفات کی اطلاع

جان نثار عشاق کو اپنے محبوب سے جسمانی جدائی کے لئے تیار کرنے کے لئے مولا کریم نے اپنے محبوب کو پہلے سے وصال کی خبریں دیں۔ جن سے منشائے الٰہی کے ماتحت آپؐ نے اپنے پیاروں کو آگاہ فرمایا۔

خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آنحضرتﷺ نے فرمایا:

'اے لوگو لطیف و خبیر خدا نے یہ بتایا ہے کہ ہر نبی کو اس سے پہلے نبی سے نصف عمر ضرور دی جاتی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ اب مجھے بلاوا آئے گا تو میں اس کا جواب دوں گا'۔

(موطا کتاب الجامع باب النھی عن القول بالقدر)

حضرت فاطمہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

'جبرائیل مجھے ہر سال ایک دفعہ قرآن کریم سنایا کرتے تھے اس سال انہوں نے دو دفعہ سنایا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ کوئی نبی نہیں گزرا کہ جس کی عمر پہلے نبی سے آدھی نہ ہو اور یہ بھی انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک سو بیس سال تک زندہ رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی'۔

(زرقانی شرح مواھب اللدنیہ جلد ایک ص 67)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے آپؐ فرمایا کرتے تھے:

'کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں ہوتی جب تک کہ اسے دنیا اور آخرت کے مابین اختیار نہ دیا جائے یعنی اگر وہ مالک حقیقی کے حضور حاضر ہونا چاہتا ہے تو بھی اسے اختیار ہے اور اگر وہ دنیا میں رہ کر مزید الٰہی کام سرانجام دینا چاہتا ہے تو بھی اسے اختیار ہے کہ وہ دنیا میں رہ لے'۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو اختیار دیا تو آپ نے اپنے رفیق اعلیٰ سے وصل اور دنیوی زندگی سے فراق کو پسند فرمایا۔

آخری خرچ

آخری خرچ آپ نے وہ چھ دینار کئے جو لوگوں میں تقسیم کے بعد بچ رہے تھے۔آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا وہ دینار کہاں ہیں جو بچ گئے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا میرے پاس محفوظ ہیں آپؐ نے فرمایا ان کو خرچ کردو۔اس بات کے بعد آپؐ پر غشی طاری ہوگئی۔کچھ بہتر محسوس فرمایا تو پھر دیناروں کے بارے میں دریافت فرمایا کہ خرچ کردئے گئے؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ ابھی نہیں۔آپ نے وہ دینار منگوا کر اپنے ہاتھ پر رکھ کر گنے وہ چھ تھے۔آپؐ نے فرمایا' محمد کا اپنے ربّ پر کیا توکل ہوا اگر وہ اس سے اس حال میں ملے کہ اس کے پاس یہ ہوں' آپ نے وہ سب کسی کو دلوادئے تب آپؐ کو اطمینان ہوا'

(صحیح ابن حبان ذکر من یستحب للمرء و ابن سعد)

روزِ وصال کی نماز

مؤذن نے فجر کی اذان کہی اور آپؐ کو نماز کی اطلاع دی آپؐ نے فرمایا: ابوبکر سے کہہ دو وہ نماز پڑھادیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے نماز تکبیر کہی۔آپؐ نے نقاہت سے قدرے افاقہ محسوس کیا تو مسجد والے دروازے کے پاس تشریف لے آئے اور اس کا پردہ سرکا کر جھانکا۔صحابہ نماز پڑھ رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا **قرۃ عینی فی الصلٰوۃ** پھر آپؐ حضرت فضل بن عباسؓ اور ایک خادم حضرت ثوبانؓ کے سہارے مسجد میں تشریف لے آئے۔جب آپؐ آہستہ آہستہ صفوں تک پہنچے تو نماز کی دوسری رکعت شروع ہوچکی تھی۔صحابہ نے آپؐ کو دیکھا تو خوش ہوگئے۔ آپؐ آگے بڑھ کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے تو حضرت ابوبکرؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا مگر آپؐ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو مصلیٰ پر ہی روک دیا اور خود ان کے دائیں جانب کھڑے ہوگئے۔پھر آنحضرت ﷺ جلد ہی بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکرؓ نے دوسری رکعت کی تلاوت مکمل کی اور باقی نماز پوری کر کے سلام پھیرا اور نماز ختم کی۔آنحضرت ﷺ نے اپنی رہی ہوئی پہلی رکعت پڑھنے کے بعد نماز ختم کی اور سلام پھیرا۔اس کے بعد آپؐ اپنے حجرے میں تشریف لے گئے۔

(بخاری کتاب الاذان)

آخری الفاظ

روزِ وصال آنحضرت ﷺ پر بار بار غشی طاری ہوتی تھی جب بھی ہوش آتی تو آپ کے لبِ مبارک ہلتے اور آپؐ کچھ نہ کچھ کلام فرماتے۔حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جس وقت آپؐ پر غرغرہ کی حالت تھی آپؐ اس وقت یہ فرمارہے تھے **الصلٰوۃ وماملکت ایمانکم** (ابنِ ماجہ کتاب الوصایا) نماز اور وہ جو تمہارے زیرِ نگیں ہیں (ان کا خیال رکھنا ہرگز نہ بھولنا) وقتِ وصال آپؐ کے آخری الفاظ جو آپؐ کی زبانِ مبارک سے ادا ہوئے۔

فی الرفیق الاعلیٰ بالجنہ

(بخاری کتاب المغازی باب فی مرض النبیؐ)

یعنی میں جنت میں اپنے رفیق اعلیٰ میں جذب ہونا چاہتا ہوں۔

آپؐ کا وصال یکم ربیع الاول 11 ہجری۔مطابق 26 مئی 632 عیسوی کو ہوا۔

(استفادہ سیرۃ خاتم النبیین حصہ دوم از ہادی علی چودھری ص791)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سفرِ آخرت کے حالات میں اپنے محبوبؐ سے ایمان افروز مماثلت ملاحظہ کیجئے:

وفات کے متعلق الٰہی خبریں

اللہ تبارک تعالیٰ نے وقت آخر کی اطلاعیں دیں تا کہ عشاق ذہنی طور پر عارضی جسمانی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کے کسی حد تک قابل ہوجائیں۔9 مئی 1908 کو الہام ہوا تھا۔الرحیل ثم الرحیل۔(بدر 28 مئی 1908) پھر 17 مئی 1908 کو الہام ہوا مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار۔

اس کے بعد 20 مئی کو الہام ہوا **الرحیل ثم الرحیلُ والموت قریب**، کوچ کا وقت آگیا ہے ہاں کوچ کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔ 25 مئی 1908 کی رات حضور کی تکلیف اور کمزوری بڑھتی دیکھ کر حضرت اماں جانؓ کے منہ سے نکلا

یا اللہ یہ کیا ہونے والا ہے

اس پر حضور نے فرمایا وہی جو میں آپ سے کہا کرتا تھا۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص 406)

یعنی واقعہ وصال کی طرف اشارہ تھا۔

آخری خرچ

25 مئی 1908ء کو مسلسل لکھتے ہوئے آخر نماز عصر تک 'پیغام صلح' مکمل کیا اور نماز عصر کے بعد سیر کے لئے باہر تشریف لائے ایک کرائے کی گھوڑا گاڑی حاضر تھی جو فی گھنٹہ مقررہ شرح کرایہ پر منگوائی گئی تھی۔آپ نے اپنے ایک نہایت مخلص رفیق شیخ (بھائی) عبدالرحمٰن قادیانی سے فرمایا اس گاڑی والے سے کہہ دیں اور اچھی طرح سے سمجھا دیں کہ اس وقت ہمارے پاس صرف ایک گھنٹہ کے کرایہ کے پیسے ہیں وہ ہمیں صرف اتنی دور لے جائے کہ ہم اس وقت کے اندر اندر ہوا خوری کر کے گھر واپس پہنچ جائیں چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی اور آپ تفریح کے طور پر چند میل پھر کر واپس تشریف لے آئے۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص 533)

یہ آخری سرمایہ تھا جو آپ نے وصال سے پہلے خرچ کیا۔حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگمؓ نے اپنے بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

'بچو! گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے بڑا بھاری خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا'۔

(الفضل 19 جنوری 1962 ص 15)

روزِ وصال کی نماز

26 مئی کی صبح آپ کو فکر تھا تو نماز کا رات بھر طبیعت خراب رہی...
جب ذرا روشنی ہوگئی تو حضورؑ نے پوچھا 'کیا نماز کا وقت ہوگیا ہے'

عرض کیا گیا 'ہاں حضور ہوگیا ہے'

اس پر حضورؑ نے بستر پر ہی ہاتھ مار کر تیمّم کیا اور نماز شروع کر دی اسی حالت میں تھے کہ غشی سی طاری ہوگئی اور نماز پوری نہ کر سکے تھوڑی دیر بعد حضور نے پھر دریافت فرمایا کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا ہے؟

عرض کیا گیا حضور ہوگیا ہے آپ نے پھر نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔اس کے بعد بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی مگر جب کبھی ہوش آتا وہی الفاظ

اللہ میرے پیارے اللہ

سنائی دیتے تھے اور ضعف لحظہ بلحظہ بڑھتا جاتا تھا۔۔قریباً ساڑھے دس بجے دو ایک دفعہ لمبے سانس آئے۔روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی اور خدا کا برگزیدہ' قرآن کا فدائی' اسلام کا شیدائی' محمد مصطفیٰ ﷺ کا عاشق اور دینِ محمدی کا فتح نصیب جرنیل جس نے اپنی پوری عمر علمی اور قلمی جہاد کی قیادت میں بسر کی تھی' اپنے اہلِ بیت اور اپنے عشاق کو سوگوار اور افسردہ چھوڑ کر اپنے آسمانی آقا کے دربار میں حاضر ہوگیا۔انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

وفات کے وقت حضورؑ کی عمر سوا تہتر سال کے قریب تھی۔دن منگل کا اور شمسی تاریخ 26 مئی 1908ء جو (ڈاکٹر محمد شہید اللہ صاحب پروفیسر راجشاہی یونیورسٹی کی) جدید تحقیق کے مطابق آنحضور ﷺ کا یومِ وصال بھی ہے۔

(تاریخِ احمدیت جلد دوم صفحہ 541' 542)

وفات کی خبر پر آنحضرت ﷺ اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے عشاق کی بے یقینی کے عالم میں مماثلت حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں پڑھئے:

''آپ کے ساتھ جو محبت آپ کی جماعت کو تھی اس کا حال اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ بہت تھے جو آپ کی نعش مبارک صریحاً اپنی آنکھوں کے سامنے پڑا دیکھتے تھے مگر وہ اس بات کو قبول کرنے کو تو تیار تھے کہ اپنے حواس کو مختلف مان لیں لیکن یہ باور کرنا انہیں ناگوار تھا کہ ان کا حبیب ان سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگیا ہے...آج سے تیرہ سو سال پہلے ایک شخص جو خاتم النبیین بن کر آیا تھا اس کی وفات پر نہایت سچے دل سے ایک شاعر نے یہ صداقت بھرا شعر کہا تھا کہ

كنت السواد لناظری   فعمی علیك الناظر
من شآء بعدك فلیمت   فعلیك كنت احاذر

ترجمہ۔تو تو میری آنکھ کی پتلی تھا تیری موت سے میری آنکھ اندھی ہوگئی ہے۔اب تیرے بعد کوئی پڑا مرا کرے ہمیں اس کی پرواہ نہیں کیونکہ ہم تو تیری ہی موت سے ڈر رہے تھے۔

آج تیرہ سو سال بعد اس نبیؐ کے ایک غلام کی وفات پر پھر وہی نظارہ چشمِ فلک نے دیکھا کہ جنہوں نے اسے پہچان لیا تھا ان کا یہ حال تھا کہ دنیا ان کی نظروں میں حقیر ہوگئی تھی اور ان کی تمام تر خوشی اگلے جہان میں چلی گئی تھی...خواہ صدی بھی گزر جائے مگر وہ دن ان کو کبھی نہیں بھول سکتے جبکہ خدا تعالیٰ کا پیارا رسول ان کے درمیان چلتا پھرتا تھا''

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ص 58 و59)

یدفن معی فی قبری

یہ مماثلتیں آپ علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت بھی ہیں۔ حضرت اقدسؑ کا ایک بیان ازدیادِ ایمان کا باعث ہے:

'آنحضرت ﷺ نے فرمایا آنے والا مہدی اور مسیح موعود میرا اسم پائے گا اور کوئی نیا اسم نہیں لائے گا یعنی اس کی طرف سے کوئی نیا دعویٰ نبوت اور رسالت کا نہیں ہوگا جیسا کہ ابتدا سے قرار پا چکا ہے وہ محمدیؐ چادر کو ہی ظلی طور پر اپنے پر لے گا۔ اور اپنی زندگی اسی کے نام پر کرے گا اور مر کر بھی اسی کی قبر میں جائے گا تا یہ خیال نہ ہو کہ کوئی علیحدہ وجود ہے یا کوئی علیحدہ رسول آیا بلکہ بروزی طور پر وہی آیا جو خاتم الانبیاءؐ تھا مگر ظلی طور پر اسی راز کے لئے کہا گیا کہ مسیح موعودؑ آنحضرت ﷺ کی قبر میں دفن کیا جائے گا کیونکہ رنگِ دوئی اس میں نہیں آیا پھر کیونکر علیحدہ قبر میں تصور کیا جائے۔ دنیا اس نکتے کو نہیں پہچانتی۔ اگر اہلِ دنیا اس نکتے کو جانتے کہ کیا معنی ہیں کہ **اسمہ کاسمی و یدفن معی فی قبری** تو شوخیاں نہ کرتے اور ایمان لاتے۔ اس نکتہ کو یاد رکھو کہ میں رسول اور نبی نہیں ہوں یعنی باعتبار نئی شریعت نئے دعوے اور نئے نام کے۔ اور میں رسول اور نبی ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدیؐ شکل اور محمدیؐ نبوت کا کامل انعکاس ہے۔ اگر میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو میرا نام محمد اور احمد اور مصطفیٰ اور مجتبیٰ نہ رکھتا اور نہ خاتم الانبیاء کی طرح خاتم الاولیاء کا مجھ کو خطاب دیا جاتا بلکہ میں کسی علیحدہ نام سے آتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہر ایک بات میں وجود محمدیؐ میں مجھے شامل کر دیا۔ یہاں تک کہ یہ بھی نہ چاہا کہ یہ کہا جائے کہ میرا نام کوئی الگ نام ہو یا کوئی الگ قبر ہو کیونکہ ظل اپنے اصل سے الگ ہو ہی نہیں سکتا اور ایسا کیوں کیا گیا اس میں راز یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ آنحضرت ﷺ کو اس نے خاتم الانبیاء ٹھہرایا ہے اور پھر دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے یہ ضروری تھا کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شانِ نبوت کے ساتھ آوے تا اس نبوتِ عالیہ کی کسرِ شان نہ ہو اس لئے خدا تعالیٰ نے میرے وجود کو ایک کامل ظلیت کے ساتھ پیدا کیا اور ظلی طور پر نبوت محمدی اس میں رکھ دی تا ایک معنی سے مجھ پر نبی اللہ کا لفظ صادق آوے اور دوسرے معنوں میں ختم نبوت محفوظ رہے'

(نزول المسیح' روحانی خزائن جلد 18 ص 381' 382 حاشیہ)

انتخاب از منظوم کلام

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعودؓ

ہوئے ہیں لوگ دشمن امرِ حق کے
اسی کا نام کیا صدق و صفا ہے

حیاتِ جاوداں ملتی ہے اس سے
کلامِ پاک ہی آبِ بقا ہے

دمِ عیسیٰؑ سے مُردے جی اٹھے ہیں
جو اندھے تھے اُنہیں اب سوجھتا ہے

ذرا آنکھیں تو کھولو سونے والو!
تمہارے سر پہ سُورج آگیا ہے

میرا ہر ذرّہ ہو قربانِ احمدؐ
مرے دل کا یہی اِک مدّعا ہے

اُسی کے عشق میں نکلے مِری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اِک مزہ ہے

مجھے اس بات پر ہے فخر محمودؔ
میرا معشوق محبوبِ خُدا ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوبِ خُدا ہے

ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہِ ہر دوسرا ہے

اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری رُوح کا ہے

خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہِ دیں کا رہنما ہے

حضرت اقدسؑ کی نعتیں پڑھ کے یہ کھلنے لگا

امۃ الباری ناصر

نورسیرت کی چمک تابندگی کیا بات ہے
حسن صورت کی دمک اور روشنی کیا بات ہے

وہ شہِ کون و مکاںؐ اور بوریے کا تخت وتاج
عجز کہتے ہیں کسے اور سادگی کیا بات ہے

حضرت اقدسؑ کی نعتیں پڑھ کے یہ کھلنے لگا
عشق کہتے ہیں کسے اور عاشقی کیا بات ہے

وہ سراپا نور ہے نظروں میں ہم کو علم ہے
چاند کہتے ہیں کسے اور چاندنی کیا بات ہے

نیم شب کی گریہ و زاری سکھاتی ہے ہمیں
عبد کہتے ہیں کسے اور بندگی کیا بات ہے

دل میں ہے شوق شہادت کاش وہ چن لے مجھے
کام آئے دین کے یہ زندگی کیا بات ہے

ایک اور شہادت

عبدالشکور۔ کلیولینڈ اوہائیو

خونِ ناحق ترے دامن پہ لگا ہے ظالم
ظلم ہوتا بھی جہاں دیکھ رہا ہے ظالم
دیکھ لیتے ہیں نہیں روکنے والا کوئی
ہے زباں گُنگ نہیں ٹوکنے والا کوئی
تیرے عُشاق کا خوں ہوگیا ارزاں مولا
تیرے محبوب نبیؐ پر ہیں جو قرباں مولا!

دوسرا رُخ

دیر برحق سہی اندھیر نہیں ہے لوگو!
ظلم مٹ جانے میں کچھ دیر نہیں ہے لوگو!
ظلم خود ظلم سے ٹکرا کے مِٹا کرتا ہے
پیشتر حشر سے اک حشر بپا کرتا ہے
شہِ لَولاکؐ کی خاطر کوئی فرماں مولا!
ختم ہوجائیں مظالم، کوئی درماں مولا!

قندیلِ ادب سے شہ پارے

☆...... کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر نہ کرنے میں ضرور ہے

☆...... گیدڑوں کا لشکر جس کا سالار شیر ہو۔شیروں کی اس فوج سے بہتر ہے جس کی کمان گیدڑ کے ہاتھ میں ہو

☆...... دوسرے کا چراغ بجھ جانے سے آپ کے چراغ کی روشنی میں اضافہ نہ ہوگا